سلسلہ ۹۵۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین و علم کا دائمی رشتہ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ○

ترجمہ :- اور یہ تو نہیں ہو سکتا کہ مومن سب کے سب نکل آئیں تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت میں چند اشخاص نکل جاتے تاکہ دین کا علم سیکھتے اور اس میں سمجھ پیدا کرتے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس ہوتے تو ان کو ڈر سناتے تاکہ وہ حذر کرتے۔ توبہ ۱۲۲

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام اور علم کا رابطہ

میرے عزیز بھائیو، اور دوستو!

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا اور علم کا چولی دامن کا ساتھ ہے، اسلام علم کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ علم بھی اسلام کے بغیر نہیں رہ سکتا ہے لیکن کسی اور مجلس میں شرح و بسط کے ساتھ کہنے کی بات ہے، وہ علم علم ہی نہیں جو وحی کی سرپرستی اور وحی کی رہنمائی بلکہ وحی اور علوم نبوت کی انگلی پکڑ کر نہ چلے اور جس پر وحی کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو۔ اور جو وحی اللہ تبارک و تعالیٰ کے بھیجے ہوتے اور اس کی نازل کی ہوئی کتابوں کی سرپرستی میں، اتالیقی میں، نگرانی میں، رہنمائی میں نہ ہو وہ علم علم نہیں۔ ؎

علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

اس وقت ہمارا آپ کا موضوع ہے کہ اسلام بغیر علم کے نہیں رہ سکتا اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے آپ مچھلی کو پانی سے نکال دیجئے تو اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ مر جاتی ہے، تو اسی طریقہ سے اسلام کے لئے علم ضروری ہے خدا کی صحیح معرفت ہو، اس کی ذات وصفات کی صحیح معرفت ہو۔ اس کا بندوں کے ساتھ کیا تعلق ہے بندوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہئے، زندگی کا مقصد کیا ہے، آغاز کیا ہے؟ انجام کیا ہے؟ ابتداء کیا ہے؟ انتہا کیا ہے؟ انسان کہاں سے آیا اور اس کو کہاں جانا ہے، اور پھر کیا ہونا ہے اس سب کا علم ہونا ضروری ہے اسی لئے اسلام علم کو چاہتا ہے اور وہ علم کو ضروری قرار دیتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

پہلی وحی میں علم و قلم کا تذکرہ

پہلی وحی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غارِ حرا میں نازل ہوئی اور سیکڑوں برس کے بعد آسمان و زمین کا پہلی مرتبہ جو رشتہ قائم ہوتا ہے زمین کے لئے کچھ لینے کے لئے اور آسمان کے لئے کچھ دینے کے لئے، برسوں کے بعد دو بچھڑے ہوئے ملتے ہیں وہ ایک دوسرے کو کیا کیا فغاں و فریاد، شکایتیں اور حکایتیں سناتے ہیں، لیکن اس وقت جو یہ دو بچھڑے ہوئے ملے تو آسمان سے اس نبی کو جس کو زمین والوں کا رشتہ اللہ سے جوڑنا تھا سب سے پہلا پیغام "اِقْرَأْ" کی شکل میں ملا۔ اس سے آپ علم و قلم کی اہمیت و عظمت سمجھئے جن کو اس پہلی وحی اور پیغام آسمانی میں عزت کا مقام دیا گیا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا

ع کتب خانۂ چند ملت بشست۔

لیکن آپ نے کتب خانے اتنے دھوئے نہیں جتنے کتب خانے بنا دیئے، وہی کتب خانے دھوئے جن کو دھونا چاہیئے تھا لیکن دھو کر کے پھر کیا دیا؟ نور دیا یقین دیا، اللہ کی صحیح معرفت عطا فرمائی، انسان کو انسان بنا دیا اور جاہل انسان بلکہ حیوان صفت انسان کو دنیا کا معلّم بنا دیا۔ بقولِ اکبر ؎

جو نہ تھے خود راہ پر غیروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

www.abulhasanalinadwi.org

تعلیم و تعلم کی ضرورت اور اس کا مقام

دنیا کی کوئی قوم علم سے مستغنی ہو سکتی ہے کہہ سکتی ہے کہ ہمارا کوئی نقصان نہیں، ہم پر کوئی فرض واجب نہیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم پڑھیں اور پڑھائیں بچوں کی تعلیم کا انتظام کریں لیکن روئے زمین پر قیامت تک مسلمان کہیں بھی آباد ہوں وہ چاہے مقامات مقدسہ ہوں، چاہے جزیرۃ العرب ہو، چاہے یورپ و امریکہ ہو، چاہے ہندوستان کی سرزمین ہو، شہر ہو قصبہ ہو، دیہات ہو جہاں مسلمانوں کے چار گھر بھی آباد ہوں، بلکہ جہاں چار مسلمان بھی پائے جاتے ہیں وہاں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ "اِقْرَأْ" کا سامان کریں۔ وہ اس کی تعمیل کریں کہ پڑھو، یہ کام شفاخانوں کے قیام سے زیادہ ضروری ہے اور آپ کی دکانوں سے زیادہ ضروری ہے، یہ کارخانوں سے زیادہ ضروری ہے، اس میں سے کسی چیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مامور نہیں فرمایا، یہ نہیں فرمایا کہ تجارت کرو، کماؤ کہ یہ بہت بڑی طاقت ہے، دین حق کو غالب کرنے کے لئے خوب پیسہ پیدا کرو، خوب دولت جمع کرو، اپنی امت کو سبق سکھاؤ، یہ کہیں نہیں فرمایا۔ فرمایا تو یہ فرمایا "اِقْرَأْ"، (پڑھو) اب بتایئے کہ علم کا کیا مقام ہوا؟

اچھا پھر وہ علم جو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے، ایک علم لدنی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی کسی کا سینہ کھول دیتا ہے اور اسے علوم کا گنجینہ بنا دیتا ہے ان کی زبان سے حکمت ابلتی ہے، یہ سر آنکھوں پر، ہم ان کو اپنے سے ہزار درجہ افضل

www.abulhasanalinadwi.org

مانتے ہیں۔ ان کا سایہ پڑجائے تو ہم سمجھیں کہ ہم آدمی بن جائیں گے۔ لیکن ــــ "اقرأ" اپنی جگہ پر رہے گا۔ ان حضرات کو بھی ضرورت ہے کہ وہ مسئلہ پوچھیں عالموں سے، بڑے بڑے صاحبِ ادراک، صاحبِ کشف بھی نماز کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔

یہ "اِقْرَأْ" کا سلسلہ ایسا ہے کہ نبی امّی سے شروع ہو کر آخری امّی تک (یعنی جو لفظاً بے پڑھا ہے) جاری رہے گا۔ کتنے ہی دنیا میں انقلابات آئیں سلطنتیں بدلیں، تہذیبیں بدل جائیں۔ اور انقلاب عظیم برپا ہو جائے۔ زبان بدل جائے۔ تعلیم وتعلّم کا سلسلہ جاری رہے گا!

حفاظت قرآن کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے کسی کتاب اور کسی زبان کی حفاظت کی گارنٹی نہیں لی۔ قرآن کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے ذمّہ لیا ہے تو حفاظت کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ بس کتاب رہے نہ کوئی اس کو سیکھے نہ سمجھائے۔ اس کے لئے سیکھنے سمجھانے والے بھی ہونے چاہئیں، اور وہ کتاب الفاظ میں ہے تو زبان بھی ہونی چاہئے۔ الفاظ بغیر زبان کے نہیں رہتے۔ اس لئے عربی زبان بھی ہے کتنی زبانیں مٹ گئیں، لیکن شریعتِ الٰہی کی زبان عربی اپنی جگہ پر ہے اور اس کا علم اپنی جگہ پر ہے، تو ہر جگہ کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے یہاں مقدور بھر دینی تعلیم کا انتظام کریں ہر جگہ مسائل بتانے والے نہ صرف یہ کہ موجود ہوں بلکہ ان کا سلسلہ جاری رہے یہ بھی مسلمانوں کے ذمّہ فرض ہے مدارس کا

www.abulhasanalinadwi.org

سلسلہ ضروری ہے یہ کوئی شوقیہ، تفریحی کام نہیں ہے یہ خالص دینی ضرورت ہے، میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ مساجد کے بعد نمبر ۲ کی چیز یہی ہے اور سچ پوچھئے تو مساجد کی پشت پناہ بھی یہی مدارس ہیں اگر مدارس نہ ہوتے تو آپ کو امام کہاں سے ملیں گے؟ اور اگر ایسے امام مل گئے جو بس نماز پڑھادیں تو جمعہ پڑھانے کے لئے اس سے زیادہ کچھ شرائط ہیں اس کے کچھ اور احکام ہیں پھر اس کے بعد مسائل کے لئے آپ کہاں جائیں گے، مسجدوں ہی میں تو جائیں گے امام صاحب سے پوچھنے امام صاحب کو کوئی علم نہیں ہے بس تھوڑی سی سورتیں یاد کرلیں اور نماز پڑھانا آگیا تو یہ مدارس درحقیقت مساجد کے بھی محافظ ہیں اور مساجد کو بھی غذا پہنچاتے ہیں۔

فضلائے مدارس کا فرض

میں نے آپ کے سامنے شروع میں آیت پڑھی تھی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً یہ تو نہیں ہوسکتا، یعنی ایک غیر ممکن سی چیز ہے غیر طبعی چیز ہے کہ سب مسلمان سب کام چھوڑ چھاڑ کر دین سیکھنے نکل جائیں، نہ دکان پر کوئی بیٹھنے والا ہو، نہ کوئی خرید و فروخت کرنے والا، نہ کوئی ضرورت پوری کرنے والا، معلوم ہوا سارا شہر چلا گیا مدرسہ کا طالب علم بن کر، یہ ہونے والی بات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ایسی بات نہیں کہتا نہ اس کا مکلف قرار دیتا ہے نہ اس کا مطالبہ کرتا ہے، فرماتا ہے کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

تمام مومنین سب کے سب گھر چھوڑ کر باہر چلے جائیں ”فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ“، پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ اس کے لئے تیار ہو جائیں کہ وہ دین سیکھیں، لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ دین کی سمجھ حاصل کریں یعنی وہ دین کے احکام و مسائل کا علم حاصل کریں۔

”وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ“ جا کر اپنی اپنی بستیوں میں ہدایت کا کام کریں، وعظ و ارشاد کا کام کریں۔ اور ان کو خطرات سے مہلکات سے بچائیں شرک کے مہلکات سے کفر کے مہلکات سے، ان عقائد سے ان رسوم سے ان اعمال سے کہ جن سے آدمی بالکل اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ اسلام کی سرحد پار کر جاتا ہے اور مسلمانوں میں اس کا شمار نہیں رہتا، بعض چیزوں سے ایمان چلا جاتا ہے بالکل آدمی نے گویا ارتداد اختیار کر لیا ”وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ“ عالم ہی بتا سکتا ہے مسلمانوں کا کوئی بہت بڑا شہر ہو، تجارتی مرکز بھی ہو کھاتے پیتے مسلمان رہتے ہوں ایک مدرسہ بھی وہاں نہ ہو دین کے موٹے موٹے احکام سکھانے کے لئے اور قرآن مجید پڑھانے کے لئے تو پورا شہر گنہگار ہوگا۔ بس یہی فرض کفایہ کے معنی ہوتے ہیں، پورا شہر خطرہ میں ہے اور خدا کے یہاں سوال ہو سکتا ہے کہ تمہیں توفیق نہیں ہوئی کہ اتنے بڑے شہر میں مدرسہ قائم کرو۔ یہ بات ایسی نہیں جیسے تہجد پڑھنا بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ تہجد تو فرض نہیں ہے اللہ توفیق دے کوئی پڑھے تو اچھی بات ہے ایسے ہی ان لوگوں نے مدرسہ قائم کر دیا ہے گویا تہجد پڑھا یا کوئی خیرات کر دی، یہ بنیادی کام ہے یہ آپ کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے کہ آپ اپنے یہاں بقدرِ ضرورت

www.abulhasanalinadwi.org

کم سے کم دینی تعلیم کا انتظام کریں آپ کے شہر میں ایسے لوگ ہوں جو وقت پر مسئلہ بتا سکیں۔ اور مسلمانوں کو کوئی خطرہ پیش آجائے، حلال و حرام، کفر و ایمان کا کوئی مسئلہ آجائے تو اس میں وہ رہنمائی کر سکیں بتا سکیں کہ یہاں سے یہاں تک تو اسلام ہے اس کے بعد کفر ہے اور اگر تم سمجھنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں بتاتے ہیں

"قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى" (البقرہ۔ ۲۵۶)

"یہ رشد ہے اور یہ غی ہے، یہ اسلام ہے اور یہ جاہلیت ہے، یہ بتا سکیں۔ اس کے بعد کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے"

عوام کی ذمّہ داری

بنیاد رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے بنیاد رکھ دی ہماری ایک ذمّہ داری ہو گئی آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں یہ بنیاد تو ہم آپ کی طرف سے رکھیں گے گویا آپ کے ہاتھوں سے آپ سب تو ہاتھ نہیں لگا سکتے تو ہم آپ کی طرف سے آپ کی نیابت کریں گے خدمت ہم کریں کہ وہ پتھر رکھ دیں۔ لیکن آپ کا کام ختم نہیں ہوتا بلکہ سچ پوچھئے تو اس سے شروع ہوتا ہے اب آپ کی ذمّہ داری ہے کہ اس مدرسہ کو ترقی دیں۔ باقی مشورہ کا معاملہ ہے استادوں کا مسئلہ ہے کتابوں کا مسئلہ ہے نصاب کا مسئلہ ہے کبھی جلسوں میں آنے جانے کا مسئلہ ہے اس کے لئے

www.abulhasanalinadwi.org

ہم حاضر ہیں۔ آپ کو شکر گذار ہونا چاہیے کہ ایک بہت بڑی معصیت سے ایک قومی و ملّی کوتاہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بال بال بچا لیا اگر یہ مدرسہ نہ ہوتا تو خدا کے یہاں پرسش ہوتی۔

سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے لئے

دینی تعلیم کا انتظام

اسی طریقہ سے آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ بچوں کو خواہ اس مدرسہ میں نہ پڑھتے ہوں اسکولوں میں پڑھتے ہوں ان کی بقدرِ ضرورت دینی تعلیم کا انتظام آپ کے ذمہ فرض ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ... (التحریم۔ ۶)

اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جو تمہارے ذمہ ہیں ان سب کو آگ سے بچاؤ، یہ آپ کا فرض ہے آپ ان کے لئے صبح و شام کوئی انتظام کریں۔ کوئی ٹیوٹر رکھیں کسی مولوی صاحب کی خدمات حاصل کریں، بہر حال ان کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے آپ کو کچھ سامان کرنا چاہئے ایسی ہی کچھ چیزیں اور ہیں۔ مثلاً اس ملک میں موجودہ دور میں اور اس جمہوری ملک میں اور ایک ایسے ملک میں جہاں ہم اکثریت میں نہیں ہیں جہاں بہت سی تحریکیں ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

جہاں تبدیلیاں جلدی جلدی آتی ہیں بہت سے چیلنج سامنے آتے ہیں اس ملک میں کس طرح ہم اپنے دین کو بھی بچا سکتے ہیں اور اپنی عزت کو بھی بچا سکتے ہیں اور اپنی جانوں کو بھی بچا سکتے ہیں اس کے لئے کئی چیزیں ایسی ہیں جن کو آپ کو اختیار کرنا ہوگا۔ اور ان پر عمل کرنا ہوگا لیکن اس وقت خالص دینی تعلیم کے تعلق سے کہتا ہوں کہ اس مدرسہ کو ترقی دینا اس کو تکمیل کی منزل تک پہنچانا اس کے منصوبہ کو پورا کرنا اور اس کو اس قابل بنانا کہ یہ آپ کے پورے جوار کا اس پورے نواح کا ایک مرکزی مدرسہ بن جائے یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

اسی طریقہ سے اپنے بچوں کو اردو سکھانا اور دینیات کی تعلیم دینا اور سیرت اور صحابہ کرام رضی اور دینی شخصیتوں سے واقف کرانا اور کفر و ایمان کا فرق اور توحید و شرک کا فرق بتانا ضروری ہے۔

اسی طریقہ سے جو بالغ حضرات ہیں ان کو اپنے دین کے لئے بھی اور دینی جذبات کو ترقی دینے کے لئے بھی اور دینی عزم پیدا کرنے کے لئے بھی تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنا اور ان کے اجتماعات میں شریک ہونا اور اس کو وقت دینا اور دینی کتابیں پڑھنا یہ سب بہت ضروری ہے ورنہ ایسے ملک میں جیسا کہ ہندوستان ہے بلکہ ایسے دور میں جس میں ہمیں خدا نے پیدا کیا ہے نظر چوکی، آنکھ جھپکی اور آدمی مارا گیا۔ ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے اور اس میں بہت وسیع نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور گرد وپیش کے حالات کا پورا جائزہ لینے کی ضرورت ہے زندگی کے دھارے سے الگ ہونا خطرناک ہے اگر مسلمان ماحول سے کٹ گئے اور اپنے خول میں رہنے اور اپنی خیالی دنیا میں بسنے لگے اور کہنے لگے کہ جو کچھ ہوتا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

ہونے دیجئے ہم تو نماز روزہ کرتے ہیں اس طرح آپ اس ملک میں نہیں رہ سکتے اس ملک میں ہر وقت حالات کو دیکھتے رہیں اور اپنے مخلص رہنماؤں کی باتوں پر دھیان دینا ہے جن کو صرف اس سے دلچسپی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس انعام سے سرفراز فرمایا اور جو امانت ہمارے سپرد کی وہ ہم محفوظ رکھیں اور اس کو لے کر ہم دنیا سے جائیں اور سرخرو ہوں اور جن کو صرف اس بات سے دلچسپی ہے ان کے مشوروں کو آپ مانیں اور غور سے سنیں۔ اس ملک میں ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھیں اور دیکھتے رہیں کیا ہو رہا ہے کیا چیز ایسی پیدا ہو رہی ہے کہ جس سے ہم کو بھی اور اگر ہم بھی رہ گئے تو ہماری آئندہ نسلوں کو مسلمان رہنا مشکل ہو جائے۔ اس کا برابر جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔

ان الفاظ پر میں ختم کرتا ہوں (تحفہ دین و دانش)

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء)

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ اگر توفیق نہ دے ......

آج سے ۱۸ برس قبل میجر جلیل بنگلہ دیش موومنٹ کے ایک مشہور گوریلا لیڈر تھے انہوں نے مغربی پاکستان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا اس زمانے میں کئی ایسی تصویریں شائع ہوئیں جن میں میجر جلیل لوگوں کے سینے میں سنگینیں گھونپتے دکھائی دیتے تھے۔ غرضیکہ لسانی اور قوم پرستی کے جنون میں مبتلا ہو کر انہوں نے اپنے سینکڑوں ہم مذہب مسلمان بھائیوں کو موت کی نیند سلا دیا تھا۔ پچھلے دنوں اخبارات میں ایک مختصر سی خبر شائع ہوئی کہ یہی میجر جلیل اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ میجر جلیل جس پاکستان سے اس قدر شدید نفرت کرتے تھے، اس میں کس غرض سے آئے ہوئے تھے آج کراچی کے ایک اخبار سے پتہ چلا کہ یہ میجر جلیل اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے پاکستان آئے ہوئے تھے انہوں نے سینکڑوں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار کر بنگلہ دیش تو بنا لیا لیکن جس سونار بنگلہ کا خواب انہوں نے دیکھا تھا جب اس کی عملی تعبیر سامنے آئی تو وہ اپنے سابقہ گناہوں پر سخت نادم ہوئے۔ اللہ نے جب ان کا سینہ کشادہ کیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ نسل اور قومیت کے نام پر اپنے مسلمان بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگ کر انہوں نے اچھا نہیں کیا، چنانچہ ان کی اسلامی حمیت دوبارہ بیدار ہو گئی اور وہ اپنے رب سے دلی شرمندگی اور توبہ کا اظہار کر کے اسلام کے ایک سرگرم اور فعال سپاہی بن گئے۔ وہ جماعت اسلامی کے اجتماع عام میں شرکت کے لئے پاکستان آئے ہوئے تھے کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ (بشکریہ "نوائے وقت" کراچی، ۱۰ر نومبر ۸۹ء)

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

القادر پرنٹنگ پریس فون : ۷۷۲۲۲۷۳۸

www.abulhasanalinadwi.org